السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گوجرہ سے محمد ابرار لکھتے ہیں کہ ایک آدمی شادی کا خواہش مند ہے تلاش بسیار کے باوجود مناسب رشتہ نہیں مل رہا جہاں بات چلتی ہے ان کا پہلا مطالبہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے داڑھی کٹاؤ پھر لڑکی دیں گے ایسے حالات میں کسی سنت پر عمل کیا جائے جبکہ دونوں سنتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حالات کی یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ ایک طرف تو دیندار اور مذہبی گھرانے صدائے احتجاج بلند کیے ہوئے ہیں کہ ہمیں اپنی لڑکیوں کے لئے مناسب رشتے نہیں مل رہے دوسری طرف اس ماحول میں دیندار نوجوان کہہ رہے کہ ہمیں رشتہ کی خاطر ایک سنت کا خون کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے دراصل ہمارے اجتماعی دینی نظام کے فقدان نے ہمیں ان ناگفتہ بہ حالات سے دوچار کر دیا ہم انفرادی طور پر کتا بو سنت پر عمل پیرا ہونے کے دعویدا ضرور ہیں لیکن اجتماعی طور پر ہم ماحول برادری قوم دوست واحباب اور خواہشات نفس کے شکنجے میں جکڑے ہوئے ہیں اگر ان بتوں کو پاش پاش کر دیں تو پیش آمدہ الجھنیں خود بخود حل ہو جائیں گی مسلام کے لیے داڑھی رکھنا ایک شناختی علامت اور امتیازی نشان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔ (صحیح بخاری)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایرانی مجوسیوں کا ذکر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ یہ لوگ اپنی مونچھیں بڑھاتے ہیں اور داڑھی منڈاواتے ہیں تم ان کی مخالفت کرو اپنی داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو (ابن حبان: 4/408)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود نصاری کی مخالفت کرنے کے متعلق فرمایا ہے کہ تم اپنی داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ (مسند امام احمد: 5/265)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رس ول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں داڑھی بڑھانے اور مونچھیں پست کرانے کا حکم دیتے تھے۔ (صحیح مسلم)

اس عمل کو جو سنت کہا جاتا ہے وہ اس معنی میں نہیں ہے کہ اگر کوئی عمل کرے تو ثواب کا حق دار اور نہ عمل کرنے سے گناہ نہیں ہو گا بلکہ اسے سنت اس لیے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک ایسا طرز عمل ہے جس کی آپ نے کبھی عمر بھر بھی مخالفت نہیں کی بلکہ تما ابنیا رحمۃ اللہ علیہ اس امتیازی نشانی کے حامل تھے صورت مسئولہ میں ایک نواجوان نے جو الجھنیں پش کی ہیں اس کا حل یہ ہے کہ اگر اسے اللہ تعالیٰ پر پورا پورا یقین ہے کہ وہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا اور اسے کسی صورت میں ضائع نہیں کرے گا تو اسے اپنے موقف پر ڈٹ جانا چاہیے ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ضرور کوئی دروازہ کھو لے گا انسان کو مشکلات آتی رہتی ہیں ہمارے نزدیک عزیمت کا تقاضا یہی ہے کہ دینی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے اس شناختی علامت کی حفاظت کرے تاکہ اس سنت کو ہلکا سمجھنے والوں کی امنگیں خاک آلود ہوں اور آیندہ انہیں اس قسم کے ناروا مطالبات کرنے کی جرات نہ ہو ہمارے دینی اداروں اور مدارس کو نوجوانوں کی اس ضرورت پر خاص توجہ دینی چاہیے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 347